۵

# اَلنَّہْیُ الحَاجِز

## عن

# تکرار صلوٰۃ الجنائز

تصنیف

★ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتّبہ

مفتی سید شجاعت علی قادری

# تقدیم

یہ رسالہ نماز جنازہ کے تکرار کی ممانعت میں ہے، لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ اس پورے رسالہ میں صرف یہی ایک مسئلہ بیان ہوا ہے بلکہ یہ متعدد مسائل پر مشتمل ہے جنکا بیان ضمناً ہوا ہے، اعلحضرت نے اس رسالہ میں خصوصی توجہ ایک غلط رسم کے ختم کرنے پر دی ہے اور وہ یہ کہ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا جمعہ کے دن انتقال ہو جائے تو اسکا جنازہ نماز جمعہ کے اختتام تک رکھا رہنے دیتے ہیں تاکہ جماعت زیادہ ہو لیکن از روئے حدیث یہ غلط ہے کیونکہ حدیث شریف میں مردے کو جلد دفن کرنے کا حکم دیا گیا ہے، علاوہ ازیں یہ رسالہ کئی فقہی جزئیات پر مشتمل ہے کہ اگر آپ سالہا سال تک انھیں تلاش کریں تب بھی نہ ملیں۔

مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لمن خلق فسوی والذی قدر فھدی والصلوٰۃ علی من ماینطق
عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی وعلیٰ الٰہٖ واصحابہٖ اجمعین **اما بعد**
بندۂ راجی رحمت خالقِ کونین سید رضی الدین حسین ولد سید عطا حسین مرحوم
ساکن موضع موہن پور بکری ضلع گیا حالمقامی مخدوم پور قاضی چک پرگنہ نرہٹ ضلع
گیا یوں کہتا ہے کہ اس رسالہ کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ اس گاؤں مخدوم پور نرہٹ ا
کے رئیس سید مقبول علی کی لڑکی نے انتقال کیا اور نماز جنازہ اُس مرحومہ کی لوگوں نے
مزید ثواب کی نظر سے چند بار پڑھی میں نے اس فعل کو شرع اور عقل اور رواج کیخلاف
سمجھ کر منع کیا مگر میرے دوست مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چواڑہ نے تکرار نماز جنازہ
کے جواز پر بہت بڑی لمبی تقریر کی میں مولوی نہیں کہ احادیث اور آثار سے اسکا جواب
افسوس مجھ کو استفسار کرنا ہوا۔ عالم فاضل مولٰنا مولوی سید کریم رضا صاحب مدفیضہٗ
بیتھوی نے جو از روئے قرابت میرے بھانجے ہیں اور ان کی ذات سے میرے خاندان
کو ہزار ہزار فخر اور عزت ہے میری رائے کی تائید کر کے مولٰنا احمد رضا خانصاحب
بریلوی سے استفتا طلب کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال محنت اور ہمدردی سے
اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک چھوٹا سا رسالہ تصنیف فرما کر بھیج دیا یہ رسالہ نہایت جامع
ہے انسان کو جو تحقیق کی قوت کا حصہ خدا نے دیا ہے وہ اس رسالہ میں صرف کی گئی ہے
کوئی جملہ براہین اور ادلہ سے خالی نہیں مجھ کو اور میرے عزیزوں کو مولوی صاحب
کی یہ مختصر تالیف پسند ہوئی۔ جس کا میں پوری طرح شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھ کو اس

بے ثبات دنیا کے انقلاب نے ایک سخت صدمہ پہنچایا ہے جس سے میں اپنے حواس خمسہ اور عقل مدرکہ سے پوری طرح کام نہیں لے سکتا (یعنی میرا ایک پیارا بچہ جوا لوان سخم کے نام سے مشہور تھا دس سال کی عمر میں تاریخ چہارم ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ میں اس جہان کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ گیا جس کے فراق کے درد والم نے میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے بے طاقت بنا دیا) ورنہ میں ٹوٹے پھوٹے مضامین سے صفحے سیاہ کرکے ہدیۂ ناظرین کرتا اس رسالہ کا نام مصنف نے النہی الحاجز عن تکرار صلوٰۃ الجنائز رکھا خداوند تو بڑا دانا اور بینا پاک بے نیاز ہے میرے دل کو اپنی رحمت سے دھو کر اپنی حقیقت اور معرفت کا نور اس میں بھر دے اور مجھ کو اور میرے سارے عزیزوں اور دوستوں کو نیک کام کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

# استفتا

**مسئلہ** مذکورہ پرگنہ منورہ ڈاکخانہ اوبرہ ضلع گیا مرسلہ مولٰنا مولوی کریم رضا صاحب رجب ۱۳۱۵ھ بملاحظہ اقدس مولٰنا صاحب راس العلماء تاج الفضلا جامع کمالات صوریہ معنویہ جناب مولٰنا المولوی احمد رضا خانصاحب ادام اللہ تعالیٰ بالافادۃ السلام علیکم عرض ضروری یہ ہے۔ مولوی محمد اسماعیل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے بھانجے اور شاگرد جو ایک مدت سے قصبہ مرہٹ میں اقامت رکھتے ہیں غیر مقلد ہیں اور بیچارے غریب مقلدین کو اپنے مذہب میں لانا چاہتے ہیں چنانچہ فی الحال ایک رئیس کی لڑکی مرگئی تو ان کے اصرار سے دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھی گئی انھوں نے علی رؤس الاشہاد کہہ دیا کہ تین روز تک جتنی بار جی چاہے نماز

پڑھے اس لئے حضور کو تکلیف دیتا ہوں کہ جواب استفتا تحریر فرمائیے کہ ارغام و اسکات مخالفین ہو اور ترجمہ عبارات بھی تحریر فرمائیے کہ جس مقام مین یہ فتویٰ بھیجا جائیگا۔ وہاں کے لوگ فارسی جانتے ہیں۔

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولی میت نے ایکبار نماز جنازہ کی لوگوں کے ساتھ پڑھی پھر دوسری بار اُنہی لوگوں کیساتھ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بامامت شخص آخر نماز جنازہ پڑھی تو یہ تکرار نمازِ جنازہ جائز ہے یا نہیں اور اگر ولی اس مسئلہ سے ناواقف ہے اور بہ سبب اصرار کسی عالم کے اُسنے دوبارہ نماز جنازہ پڑھی تو وہ گنہگار ہوگا یا وہ عالم یا دونوں یا کوئی نہیں اور نماز جنازہ تین روز تک جائز ہے یا نہیں۔ **بینوا توجروا**

الحمد للہ الذی جعل الارض کفاتاً واکرم المومنین احیاءً وامواتاً والصلوٰۃ والسلام علی من عمر القلوب بصلاتہ ونور بصلاتہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ واھلہ وحزبہ اجمعین اٰمین

**الجواب**۔ نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک تو مطلقاً ناجائز و نامشروع ہے مگر جبکہ اجنبی غیر احق نے بلا اذن و بلا متابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کرسکتا ہے امام اجل برہان الملۃ والدین ابوبکر ہدایہ میں فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ان صلی غیر الولی والسلطان | یعنی اگر ولی و حاکم اسلام کے سوا اور لوگ |
| اعاد الولی ان شاء لان الحق للاولیاء | نماز جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا اختیار |
| وان صلی لم یجز لاحد ان یصلی بعدہٗ | ہے کہ حق اولیاء کا ہے اور اگر ولی پڑھ چکا |
| لان الفرض یتادی بالاول والنفل | تو اب کیسکو جائز نہیں کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا |

بها غیر مشروع ولهذا رأینا الناس ترکوا ان اٰخرهم الصلاة علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو الیوم کما وضع۔

ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی مشروع نہیں لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ تمام جہان کے مسلمانوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر نماز چھوڑ دی حالانکہ حضور آج بھی ویسے ہی ہیں جیسے قبر مبارک میں رکھے گئے تھے۔

**امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں:۔**

لو کان مشروعاً لما اعرض الخلق کلهم من العلماء والصالحین والراغبین فی التقرب الیہ علیہ الصلوٰة والسلام بانواع الطرق عنہ فهذا دلیل ظاهر علیہ فوجب اعتبارہ۔

یعنی اگر نماز جنازہ کی تکرار مشروع ہوتی تو مزار اقدس پر نماز پڑھنے سے تمام جہان اعراض نہ کرتا جس میں علماء و صلحا اور وہ بندے ہیں جو طرح طرح سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرکے رغبت رکھتے ہیں تو یہ تکرار کی نامشروعی پر کھلی دلیل ہے پس اس کا اعتبار واجب ہوا۔

**اقول:** حاصل کلام یہ کہ نماز جنازہ جیسے قبل دفن ویسی بعد دفن قبر پر لہٰذا اگر کوئی شخص بے نماز پڑھے دفن کر دیا گیا تو فرض ہے اُس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھیں جبتک ظن غالب رہے کہ بدن بگڑ نہ گیا ہوگا اور نماز جنازہ ایک تو ہر مسلمان کا حق ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حق المسلم علی المسلم خمس وذکر منها اتباع الجنائز وسیاتی۔ دوسرے مقبول بندوں کی نمازیں وہ فضل ہے کہ پڑھنے والوں کی مغفرت ہوجاتی ہے ہم عنقریب حضرت انس بن مالک وعبداللہ

ابن عباس و عبداللہ بن جابر و سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعدد احادیث ذکر کرینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مومن صالح کو پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے، کہ جتنے لوگوں نے اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی سب بخش دیے جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل حیا فرماتا ہے کہ اُن میں سے کسی پر عذاب کرے اب اگر حق کا لحاظ کیجیے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق کے برابر تمام جہان میں کس کا ہوسکتا ہے اور اگر فضل کو دیکھیے تو افضل المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے برابر کس مقبول پر نماز پڑھنی ہوسکتی ہے ہاں قبر پر نماز پڑھنے سے مانع یہ ہوتا ہے کہ اتنی مدت گزر جائے جس میں میت کا بدن سلامت ہونا مظنون نہ رہے اسی کو بعض روایت میں دفن کے بعد تین دن سے تقدیر کیا اور صحیح یہ کہ کچھ مدت معین نہیں جب سلامت و عدم سلامت مشکوک ہو جائے نماز جنازہ ناجائز ہوجائے گی مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معاذاللہ اس کا اصلاً احتمال نہیں وہ آج بھی یقیناً ایسے ہی ہیں جیسے روزِ دفن مبارک تھے وہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم ؎۔

| | |
|---|---|
| ان اللہ حرم علی الارض ان | بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما |
| تاکل اجساد الانبیاء | دیا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا جسم |
| رواہ احمد ابو داؤد | مبارک کھانا۔ رواہ احمد ابوداؤد |
| والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ | اسے احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن |
| وابن حبان والحاکم والدارقطنی | خزیمہ، ابن حبان، حاکم، دارقطنی، ابونعیم |
| وابونعیم وصححہ ابن خزیمۃ | نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے ابن حبان |
| وابن حبان والحاکم والدارقطنی | حاکم دارقطنی اور ابن دحیہ نے اسے صحیح |

| | |
|---|---|
| وابن دحیتہ وحسنہ عبدالغنی | کہا، عبدالغنی اور منذری وغیرہ نے اسے |
| والمنذری وغیرھم۔ | حسن کہا۔ |

جب مانع مقصود اور مقتضی اسد رجہ قوی سے موجود تو اگر نماز جنازہ کی تکرار مشروع وجائز ہوتی تو صحابہ وتابعین سے لیکر آجتک تمام جہان تمام طبقات کے تمام اولیاء وصلحاء وعاشقانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسکے ترک پر اجماع کیا معنی؟ جن میں لاکھوں بندے خدا کے وہ گذرے اور اب بھی ہیں جنہیں رات دن یہ فکر رہتی ہے کہ جہانتک مل سکیں وہ طریقے بجالائیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تقرب پائیں لاجرم تیرہ سو برس کا یہ اجماع کلی دلیل ظاہر ہے کہ تکرار نماز جنازہ جائز نہیں اسلئے مجبوراً سب باقیماندوں کو اس فضل عظیم سے محروم رہنا پڑا امام اجل نسفی وافی اور اُس کی شرح کافی میں فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| لم یصل غیرہ بعدہ ای یصلی | اسکے بعد اس کا غیر اسپر نماز پڑھیگا یعنی ولی کے |
| الولی لم یجز لغیرہ ان یصلی بعدہ | بعد کسی کو حق نہیں کہ اسپر نماز پڑھے کیونکہ میت |
| لان حق المیت یتادی بالفریق | کا حق تو پہلی جماعت سے ادا ہوا، اور پہلی نماز |
| الاول وسقط الفرض بالصلوٰۃ | کی ادائیگی سے فرض ساقط ہوا اب اگر فریق ثانی |
| الاولیٰ فصلی علیہ الفریق | اس پر نماز پڑھے گا تو نفل ہوگی اور یہ ایسا ہی |
| الثانی لکان نفلاً وذا غیر مشروع | ناجائز ہے جیسے کہ اس شخص کیلئے جو ایک مرتبہ |
| کمن صلے علیہ مرۃ الخ | پڑھ چکا ہو۔ |

امام محمد بن حلبی ابن امیر الحاج حلیہ میں فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| لا یصلی قال علماؤنا اذا صلی علی | ہمارے علماء نے فرمایا جب میت پر صاحب |
| المیت من له ولایة ذلك لا | حق نماز پڑھ چکے پھر اور کو اس پر نماز مشروع |
| تشرع الصلاة علیه ثانیا الغیرہ | نہیں۔ |

علامہ ابراہیم حلبی غنیہ شرح منیہ میں فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| لا یصلی علیه لئلا یؤدی الی | اس پر نماز پڑھی نہ جائے کہ ایک میت پر دوبار |
| تکرار الصلاۃ علی میت واحد | نماز نہ ہو کہ یہ نامشروع ہے۔ |
| فانه غیر مشروع۔ | |

درر شرح غرر و مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:۔

| | |
|---|---|
| الفرض یتادی بالاولی والنفل | فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو گیا اور یہ نماز |
| بها غیر مشروع۔ | نفلی طور پر مشروع نہیں۔ |

درمختار و فتح اللہ المعین میں ہے:۔

| | |
|---|---|
| لیس لمن صلی علیها ان یعید | جو پہلے پڑھ چکا وہ ولی کے ساتھ بھی اعادہ کا |
| مع الولی لان تکرارها غیر | اختیار نہیں رکھتا کہ اس کا تکرار غیر |
| مشروع۔ | مشروع ہے۔ |

مراقی الفلاح میں ہے۔

| | |
|---|---|
| لا یعید من لحق التقدم من | جو اور کے ساتھ پڑھ چکا صاحب حق کے ساتھ |
| صلی مع غیرہ لان النفل بها غیر مشروع | نہ پڑھے کہ اس نماز میں نفل مشروع نہیں۔ |

ایضاح و عالمگیریہ میں ہے:۔

| | |
|---|---|
| لا یصلی علی میت الا مرۃ واحدۃ | کسی میت پر ایک بار کے سوا نماز نہ پڑھی جائے |

والنفل بصلاۃ الجنازۃ غیر مشروع — اور نماز جنازہ نفل ادا کرنا غیر مشروع ہے۔

فتاویٰ امام قاضی خاں ظہیریہ و شرح نقایہ برجندی و خلاصۃ ولوالجیہ وتجنیس و واقعات وبحر الرائق وغیرہا میں ہے :۔

ان کان یصلی سلطان او الامام الاعظم او القاضی او والی المصر او امام الحی لیس للولی ان یعید۔ — یعنی اگر بادشاہ اسلام یا امیر المومنین یا قاضی شرع یا اسلامی حاکم مصر یا امام الحی نماز پڑھ چکا تو اب ولی کو بھی اعادہ کا اختیار نہیں۔

شرح لعانیہ علامہ قہستانی میں ہے :۔

لا یصلی علی میت الا مرۃ۔ — کسی مردے پر ایک بار سے زیادہ نماز نہ پڑھی جائے

سراج وہاج وبحر الرائق وردالمختار وجامع الرموز وجوہرۂ نیرۃ وہندیہ ومجمع الانہر وہندیہ ومجمع الانہر وغیرہا میں ہے۔

وللفظ للجوہرۃ عن السراج ان صلی الولی علیہ لم یجز ان یصلی احد بعدہٗ — اگر ولی نے اُس پر نماز نہ پڑھ لی تو اُس کے بعد اب کسی کو جائز نہیں کہ نماز جنازہ پڑھے

ان سب کتابوں میں بلفظ لم یجز و لا تجوز تعبیر فرمایا۔ یعنی ناجائز ہے ایسا ہی عبارت ہدایہ سے گذرا اور یہی لا تصلی ولا تعید اور لیس مو کا مفاد اور یہی غیر مشروع سے مراد مگر اس میں صاف تصریح ہے جس سے تمام اوہام منصرف اور باقی عبارات کی بھی مراد مگر یوہیں قدوری[۱] ہدایہ[۲] منیہ[۳] وقایہ[۴] نقایہ[۵] وافی[۶] کنز[۷] غرر[۸] اصلاح[۹] ملتقی[۱۰] تنویر[۱۱] نور الایضاح[۱۲] ان بارہوں اور ان کی غیر سب میں تصریح ہے کہ نماز جنازہ جب ایکبار ہو چکی فوت ہو گئی۔ مختصر

یجوز التیمم للصحیح المقیم — صحت مند مقیم کے لئے جائز ہے کہ جب جنازہ

اذا حضرت الجنازۃ والولی غیرہ
یخاف ان اشتغل بالوضوء ان
تفوت الصلاۃ ھذا تیمم الصحیح
فی المصر اذا حضرت الخ وقال
بالطہارت مکان بالوضوء وھو
اشمل منیہ الصحیح فی المصر
تیمم لصلاۃ الجنازۃ اذا خاف
الفوت الا الولی وقایہ ھو لمحدث
وجنب وحائض ونفساء لم یقدروا
علی الماء لخوف فوت صلاۃ الجنازۃ
لغیر الولی اصلاح مثلہ وقال
عجز وعن الماء نقایہ ما یفوت
لا الی خلف کصلاۃ الجنازۃ
لغیر الولی صحیح لخوف فوت
جنازۃ تنویر جاز لفوت الخ وفی
مثل الکنز وزاد لم یکن ولیھا
غرر جاز لمحدث وجنب وحائض
عجز وعن الماء لخوف فوت صلاۃ
الجنازۃ لغیر الولی۔ ملتقی یجوز

آجائے اور ولی اس کے علاوہ کوئی اور ہو اور
یہ خطرہ ہو کہ وضو میں مشغول ہونگی صورت میں
نماز جنازہ فوت ہو جائیگی، یہ صحت مند
انسان کا تیمم ہے شہر میں جبکہ جنازہ آجائے
الخ اور بالوضو کے بجائے بالطہارۃ کہا
کیونکہ یہ زیادہ شامل ہے، منیہ، صحتمند
شہر میں نماز جنازہ کے لئے تیمم کرے گا
جب کہ نماز کے فوت ہونے کا اسے خطرہ
ہو، سوائے ولی کے، وقایہ، یہ (تیمم)
بے وضو ناپاک، حائض، نفاس والی
عورت کے لئے ہے، جو نماز جنازہ کے فوت
ہونے کے خطرہ کیوجہ سے پانی پر قادر نہ ہوں
ولی کے غیر کیلئے اس کے مثل کی اصلاح ہے۔
اور کہا کہ وہ پانی سے عاجز ہوں، نقایہ،
جو چیز فوت ہو اور اس کا خلیفہ نہ ہو جیسے
نماز جنازہ ولی کے غیر کے لئے، جنازہ کے فوت
ہونیکے خطرہ کی پیش نظر درست ہے، تنویر،
جائز بوجہ فوت کے الخ، وانی مثل الکنز
اور یہ زیادہ کیا کہ اس کا ولی نہ ہو، غرر، جائز

فی المصر لخوف فوت صلاۃ الجنازۃ
نور الایضاح العذر المسبیح
للتیمم لخوف فوت صلاۃ الجنازۃ

ہے بے وضو ناپاک، اور حائض کیلئے جو نماز
جنازہ فوت ہونے کے خطرہ کی وجہ سے پانی
کے استعمال سے عاجز ہوں، یہ ولی کے غیر
کے لئے ہے، ملتقی، جائز ہے (تیمم) نماز جنازہ
کے فوت کے خطرہ کے پیش نظر شہر میں۔

ہدایہ و مجمع الانہر میں ہے لانہا لا تقضی فیتحقق العجز کافی امام نسفی میں ہے صلوٰۃ الجنازۃ والعید تفوتان لا الی بدل لانہما لا تقضیان فتحقق العجز۔ مراقی الفلاح و برجندی میں ہے لانہا تفوت بلا خلف فتاوی خیریہ میں ہے لایجوز التیمم مع وجود الماء الا فی موضع یخشی الفوات الی خلف کصلوٰۃ الجنازۃ عند التحقیق۔ ان سب عبارات کا بھی وہی اصل ہے کہ نماز جنازہ دوبارہ پڑھنی صرف مکروہ ہی نہیں ہے بلکہ محض ناجائز ہے۔ برہان شرح مواہب الرحمٰن پھر شرح نظم الکنز للعلامۃ المقدسی پھر حاشیہ علامہ نوح آفندی پھر رد المحتار آفندی شافعی تحریر ہے مجمہا دالکرا ہتہ لا یقتضی العجز المقتضی لجواز التیمم لانہا لیست اقوی من فوات الجمعۃ والوقتیۃ مع عدم جوازہ لہما یہ چالیس کتابوں کی عبارتیں ہیں اور خود کثرت نقول کی کیا حاجت کہ مسئلہ واضح و ظاہرہ تمام کتب مذہب متون و شرح و فتاوی میں دائر و سائر صورت مستفسرہ میں کہ خود ولی پڑھ چکا تھا دوبارہ اعادہ نماز ہمارے سب ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اتفاق سے ناجائز و گناہ واقع ہوا ایسی ناواقفی مانع گناہ نہیں کہ مسائل سے ناواقف رہنا خود گناہ ہے اس لئے

حدیث میں آیا ہے :-

ذنب العالم ذنب واحد وذنب الجاھل ذنبان قیل ولم یارسول اللہ تعالی رکوبہ الذنب وترک التعلم ا علی رکوبہ الذنب والجاھل یعذب علی رکوبہ الذنب وترک التعلم

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کا گناہ ایک گناہ اور جاہل کا گناہ دوگناہ کسی نے عرض کی یارسول اللہ یہ کس لئے فرمایا - عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

(رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

عالم جس نے تاکید واصرار کر کے ان لوگوں سے نماز جنازہ کی تکرار کرائی اگر مدعی حنفیت ہے تو خود اپنے ہی مذہب کے حاکم سے گناہگار ہے اور فرقہ غیر مقلدین سے ہے تو گناہگاری درکنار بدمذہب وگمراہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں اُس عالم پر اتنے گناہ لازم ہوئے جس قدر شمار حضار جماعت ثانیہ کا تھا۔ اور اُس پر ایک زائد مثلاً دوسری دفعہ اس کے اصرار سے سو آدمیوں نے نماز پڑھی تو اُن میں ہر ایک پر دوگناہ ایک گناہ فعل دوسرا گناہ جہل اور اس عالم پر ایک سو ایک گناہ ایک اپنا اور سَو اُن کے فعل کے آخر یہی اُنہیں داعی بگناہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من دعا الی ضلالتہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذٰلک من آثامھم شیئًا

جو کسی ضلالت کی طرف بلائے سب ماننے والوں کے برابر گناہ ہونے کے سبب وہ گناہوں میں کچھ کمی نہ آئی۔

یعنی یہ نہ ہوگا کہ اس کی ترغیب باعثِ گناہ ہونے کے سبب وہ گناہ سے بچ رہیں یا

اس پر صرف اپنے ہی فعل کا گناہ ہو بلکہ وہ سب اپنے اپنے گناہ میں گرفتار اور اُن سب کے برابر اس ترغیب دہندہ پر بار، والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔

(رواہ الائمۃ احمد ومسلم والاربعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور اگر بالفرض شافعی المذہب یہی ہوتا تو سخت جاہل ہوتا کہ دوسرے مذہب والوں کو ایسے امر پر مصر ہوا جو ان کے مذہب میں گناہ تھا اور اس کے اپنے مذہب میں بھی مکروہ امام یوسف آردبیلی شافعی کتاب الانوار لاعمال الابرار میں فرماتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| لا یستحب لمن صلے جماعۃ او منفرداً اعادتہا جماعۃ وانفراداً بل مکروہ ۔ | یعنی جس نے نماز جنازہ جماعت سے یا تنہا پڑھ لی اسکے لئے دوبارہ جماعت سے یا تنہا پڑھنی پسندیدہ نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ |

اور اگر کراہیت نہ بھی لیجئے تو اس قدر تو ضرور ہے کہ باجماع تمام امتِ مرحومہ کسی کے نزدیک ضروری نہ تھا پھر آپ نے کس آیت حدیث کس امام کے قول سے اختیار کیا تھا کہ مذہب والوں سے باصرار ایسے امر کا ارتکاب کرائے جو اُن کے مذہب میں ناجائز اور اپنے نزدیک محض بے حاجت شافعیہ وغیرہم بعض علماء اگرچہ اس کیلئے جس نے ہنوز نماز جنازہ پڑھی نماز اول ہو جانے کے بعد بھی اجازتِ نماز دیتے ہیں مگر اس مدعی علم کا پڑھ چکنے والوں پر یہ اصرار خصوصاً ایسی حالت میں کہ خود ولی اقرب بھی انھیں میں ہے اور اسکا وہ علی رؤس الاشہاد زعم و اظہار کہ تین روز تک جتنی بار چاہے نماز جنازہ پڑھے جیسا کہ فاضل سائل نے اپنے خط میں ذکر فرمایا یہ حنفی شافعی مالکی حنبلی اصلا کسی مذہب کے مطابق نہیں نہ شرح مطہر سے اس پر

کوئی دلیل اگر سچا ہے تو اُس اصرار اور اُس اظہار کی دلیل پیش کرے ورنہ اپنے جہل و سفاہت اور امر شرع میں بیباکی وجرأت کا مُقِر ہو قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین. حضرات غیر مقلدین بلکہ تمام طوائف مُبطلین کی عادت ہے کہ جب کچھ اپنے مفید مطلب نہیں پاتے تو الغریق یتشبت بالحشیش ڈوبتا ہوا تنکا پکڑتا ہے۔ بیعلاقہ باتیں جنہیں اُنکے دعوے سے اصلاً مس نہیں بلکہ جوش غضب میں مدہوش ہوکر اپنے مخالف دلیلوں سے استناد کر بیٹھے ہیں جیسے ان کے شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی سے اُنکے دعو سے بڑی تالیف معیار وغیرہ میں بکثرت وبیشمار واقع ہوا، نمونہ درکار ہو تو فقیر کا رسالہ ملاحظہ ہو حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین جس کا لقب تاریخی طرفائی حجۃ الحین[1] علی نذیر حسین رکھا دو برس ہوئے بعض غیر مقلدین نے سفر میں ظہر وعصر مغرب وعشاء ملاکر پڑھنے پر زور دیا اور اس مسئلہ کی تقریر جو دہلوی صاحب نے معیار میں بہت چمک کرکے اس پر ناز تھا. فقیر غفراللہ تعالیٰ سے سوال ہوا اُس کے جواب میں یہ عجالہ لکھا گیا جس میں بحمداللہ تعالیٰ مذہب حنفیہ کا احقاق واثبات اور خلاف ومخالف کا ابطال واسکات بعون باری روشن وجہ پر واقع ہوا کہ اس رسالہ کے سوا کہیں نہ ملیگا۔ اُسکے دیکھنے سے ان محدث صاحب کی حدیث دانی کے جلوے کھلتے ہیں ایک ہی مسئلہ کی بحث سے روشن ہوتا ہے کہ حضرت کو نہ احادیث پر نظر نہ اسانید سے خبر نہ علم رجال نہ طریق استدلال۔ مفید وعبث میں تمیز درکنار نافع ومضر میں فرق دشوار مگر آئمہ اُمت وکبراء ملت پر مُنہ آنے کو تیار کذالک یطبع اللہ

[1] حَین بالفتح بمعنی مرگ ۱۲

علاشکل قلب متکبر جبار بھلا اس مسئلہ میں شیخ صاحب کے لئے سلف موجود تھا
کتب شافعیہ وغیرہم کی گداگری سے اجتہاد کا بھرت پورا کرلیا[۲]۔ مسئلہ میں یہ مدعی
صاحب ایجاد بندہ بنانے کو کسی کا تیار مال نہ پائیں گے ظاہر ہے جو کچھ جوہر علم و عقل
دکھائیں گے فضول و بے معنی مہملات کے رد میں خواہی نخواہی تضیع اوقات ہوتی ہے
لہذا قصر مسافت دفع کثافت کیلئے پہلے ہی چند ہدایتیں مناسب کہ اگر بعد تنبیہ بھی
اُن سے عدول ہو تو ہمارا ابھی کلام اُسکا پیشگی جواب مقبول ہو ان مجتہد صاحب کے
دعوے یہ ہیں کہ نماز جنازہ اگرچہ وجہ کامل ہو چکی اگرچہ ولی احق ادا کرچکا ہو مگر پھر
اُسے اور سب پڑھ چکنے والوں کو چاہیے کہ دوبارہ پڑھیں (امر ارنہ ہوگا مگر کسی
امر ضروری یا لااقل مستحب پر معہذا جو نماز شرعاً ماذون فیہا ہوگی کم از کم مستحبہ ہوگی کہ نماز
مباح محض جس کے کرنے نکرنے میں کسی فضل و ثواب کی اصلاً آید نہ ہو شرعاً زنہار معہود
نہیں (اور یہ تکرار تین روز تک متواتر جائز اور تین روز پر شرعاً محدود پچھلے دعووں کے
ثبوت میں جو کچھ درکار وہ خود آشکار۔ دلیل معتمد شرعی چاہیے جو تین روز کی اجازت
دے اور اسی قدر پر تحدید کرے بیچارے بے علم مسلمانوں کے سامنے جو منہ پر آئے
کہدینا آسان ہے ثبوت دیتے حال کھلتا ہے۔ رہا پہلا دعوےٰ اس کے لئے کوئی حدیث
دکھائیں کہ حضور پر نور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو نماز جنازہ
کبھی کئی بار پڑھا کرو۔ یا اتنی ہی ارشاد فرمایا ہو کہ جب نماز جنازہ پڑھ لو پھر اعادہ کرو
یا اسی قدر[۳] سہی کہ پڑھنے والو جو ولی احق کے ساتھ یا اُس کے اذن سے ادا کر چکے ہو
پھر اعادہ کرو تو بہتر ہے یا اسیقدر[۴] کہ تمہارے لئے حرج نہیں یا نہ سہی[۵] اتنا ہی آتا ہو کہ
حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ بار بار یا دو ہی بار پڑھا کرتے یا اُس[۶] سے

بھی دو گزرے یا اسی قدر ثابت ہو کہ ولی احق پڑھ چکا تھا بعدہ پھر اسی نے یا دیگر
پڑھ چکنے والوں یا صرف اسی نے یا صرف اور بعض مصلیوں نے حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے دوبارہ پڑھی اور حضورؐ نے منع نہ فرمایا، یا حضورؐ کو خبر پہونچی اور
حضورؐ نے جائز رکھا۔ یہ سات صورتیں ثبوت کی ہیں جن میں چار پہلے ثبوت قولی اور
پانچویں فعلی اور باقی دو تقریری ان میں جس ہلکی سے ہلکی آسان سے آسان صورت پر
قدرت پاؤ پیش کرو اور جب جان لو کہ سب راہیں بند ہیں تو پھر شرع مطہر پر افترا یا
اقل درجہ احکام اللہ میں بے باکی و اجترا کا اقرار کرنے سے چارہ نہیں۔ مسلمان ان
مجتہد صاحب سے بغیر ثبوت لئے نہ مانیں اگر ساتوں وجہ سے عاجز پائیں تو اسناد دریافت
کریں کہ حدیث سنن دارمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اجرؤکم علی الفتیا
اجرؤکم علی النار جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے آتش دوزخ پر زیادہ جرأت
رکھتا ہے۔ اس میں آپ حضرات تو داخل نہیں اگر بحکم آنکہ ع

وقت ضرورت چو نماند گریز

مجبورانہ کسی واقعۂ حال کا دامن پکڑے تو اتنا یاد رہے کہ واقعہ عین لاعموم لہا
وقائع خاصہ احکام عامہ نہیں ہوتے وہ ہر گونہ احتمال کے محل ہوتے ہیں اولاً آپکو
ثابت کرنا ہوگا کہ پہلے اس جنازہ پر صلاۃ ہو چکی تھی مجرد استبعاد کہ بھلا صحابہ اسوقت
نہ پڑھتے **اقول** وباللہ التوفیق یہ کافی نہوگا۔ نماز جنازہ ہمیشہ سے فرض نہ تھی حضرت
ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے جنازہ مقدسہ پر اس لئے نماز نہ ہوئی کہ اُس
وقت تک اسکی فرضیت ہی نہ تھی۔ تو ایک تو بسند صحیح یہ ثابت کیجئے یہ کب کس سال کس ماہ
میں اُس کی فرضیت اتری مجرد حکایات بے سند مسموع نہ ہونگی کہ آپ مجتہد ہو کر

قیل وقال کی تقلید نہیں کر سکتے پھر بدلیل صریح یہ مبرہن کیجئے کہ یہ واقعہ عین بعد
فرضیت ہی تھا مجرد وقوع صلاۃ مقید فرضیت نہ ہوگا۔ شرع میں اس کے نظائر موجود
کہ بعض افعال بلکہ خاص نماز کا قبل فرضیت وقوع ہوا بعد کو فرضیت اُتری جیسے
حضرت اسعد بن زرارہ وغیرہ انصار کرام اہلِ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قبل فرضیتِ
جمعہ جمعہ پڑھنا کما رواہ عبد الرزاق ومن طریقہ عبد بن حمید فی تفسیرہ
بسند صحیح وقد بیناہ فی رسالتنا لوامع البہا فی المصر للجمعۃ
والاربع عقیبہا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال
سے ترک فرمادی کہ مداومت کیے سے فرض نہ ہوجائے کما رواہ الستۃ عن
زید بن ثابت والشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا اگر
کبھی نماز میں نفس وقوع ہی فرضیت بنادیگا کہ یہ نماز شرع میں فرض ہی ہوکر معہود ہوئی
ہے نفلی طور پر اصلا مشروع نہیں **اقول** اب راہ پر آگئے اسی لئے تو ائمہ کرام اُسکی
تکرار کو نامشروع فرماتے ہیں کہ شرعِ مطہر میں یہ نماز بروجہ تنفل ہیں اور اسکی فرضیت
بالاجماع بسبیل الکفایہ ہے اور فرض کفایہ جب بعض نے ادا کرلیا ادا ہوگیا اب
جو پڑھیگا نفل ہی ہوگا اور اس میں تنفل مشروع ہیں ثانیاً ثبوت دیجئے کہ اُس واقعہ
میں صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ تھی صلاۃ علی فلاں بمعنی دعا نصوص شرعیہ میں شائع و
ذائع ہے قال تعالیٰ

خذ من اموالھم صدقۃ — اے نبی مسلمانوں کے مال سے زکوٰۃ تحصیل فرما
تطھرھم و تزکیھم بھا وصل علیھم — کہ اُسکے سبب اے نبی تو ان کو پاک اور ستھرا کردے
ان صلوتك سكن لھم۔ — اور اُنپر صلوٰۃ کر بیشک تیری صلوٰۃ اُن کیلئے چین ہے

اسی آیت کے حکم سے جب لوگ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ حاضر کرتے حضورؐ انکے حق میں دعا فرماتے اللھم صلی علی فلان کما رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وغیرھم عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنھما۔ اسی طرح کریمہ ان اللہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ؕ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وکل منھم الیہ۔ کریمہ ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ کریمہ ومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الاٰخرہ ویتخذ ما ینفق قربات عند اللہ وصلوات الرسول یقیناً اللہ اور اس کے رسول صلوٰۃ بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو اتم بھی صلوٰۃ بھیجو ان پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا، اے اللہ! درود وسلام اور برکتیں نازل فرما انپر اور ان کی آل واصحاب پر اور ان کے ہر متبع پر۔ آیت کریمہ وہی صلوٰۃ بھیجتا ہے تم پر اور اسکے فرشتے آیۃ کریمہ اور دیہاتیوں میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور آخرت کے دن پر اور جو خرچ کرتے ہیں اس کو اللہ کے نزدیک عبادتیں بناتے ہیں اور رسول کی صلوٰت وغیرہ میں صلوٰۃ بمعنی دعا ہے علماء نے حدیث مؤطا امام مالک وسنن نسائی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

| | |
|---|---|
| انی بعثت الی اھل البقیع لاصلی علیھم | میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ ان پر صلاۃ کروں۔ |

صلاۃ کو بمعنی استغفار ودعا لیا۔

اقول بلکہ سنن نسائی کی دوسری روایت میں ہے

ان جبرئیل اتانی (فذکر الحدیث قال) فامرنی ان آتی البقیع فاستغفر لھم قلت لہ کیف اقول یارسول اللہ قال قولی السلام علی اھل الدار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منھا والمستاخرین وان شاء اللہ بکم لاحقون۔

یعنی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے مجھے حکم پہنچایا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کروں۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ کس طرح کہوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم دعا زیارت قبور تعلیم فرمائی۔

یہ لو! حدیث خود بخاری ومسلم وابی داود ونسائی عن عقبہ بن عامر ان النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج یوماً فصلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت میں یہی علماء نے صلاۃ بمعنی دعا لی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے

زاد (ای البخاری) فی غزوۃ احد من طریق حیوۃ بن شریح عن یزید احد ثمان سنین والمراد انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا لھم بدعاء صلاۃ المیت ولیس المراد صلاۃ المیت المعھودۃ کقولہ تعالےٰ وصل علیھم والاجماع یدل لہ لانہ لایصلی

بخاری غزوہ احد میں طریق حیواۃ میں شریح عن یزید (جو آٹھ سالہ بچوں میں سے ایک تھے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کی سی دعا ان کے لئے کی اور نماز جنازہ مراد نہیں ہے، جیسے وصل علیھم ہے، اور اجماع اس کی دلیل ہے کیونکہ ہمارے نزدیک اسپر نماز نہ پڑھی جائے گی، ابوحنیفہؒ مخالف ہیں

علیہ عندنا۔ عند ابی حنیفۃ المخالف
لا یصلی علی القبر بعد ثلثۃ ایام

کہ قبر پر تین دن بعد نماز پڑھی جائے۔

امام نووی شرح مہذب پھر امام سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں :۔

قال اصحابنا وغیرھم ان المراد من صلاۃ منھا الدعاء وقوله صلاۃ علی المیت ای دعا لھم کدعاء صلاۃ المیت ولیس المراد صلاۃ الجنازۃ المعروفۃ بالاجماع الامختصراً

ہمارے اصحاب وغیرہم نے فرمایا کہ صلاۃ سے مراد دعا ہے اور ان کے قول صلاۃ علی المیت سے مراد یہ کہ انھوں نے دعا رکی جیسی کہ نماز جنازہ میں کیجاتی ہے ، اور بالاجماع نماز جنازہ معروفہ مراد نہیں ہے۔

اسی طرح وصال اقدس کے بعد حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو صلاۃ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ادا کی ایک گروہ علماء اُسے بھی کبھی محض درود و دعا لیتا ہے اور حدیث امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے

اخرج ابن سعد عن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عمر ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہٖ عن علی رضی اللہ عنہ قال لما وضع رسول اللہ صلی

یعنی جب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا حضرت مولی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بن نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں اور اپنی زندگی

| | |
|---|---|
| الله علیه وسلم السہ یر قال لا | دنیاوی اور بعد وصال بھی بس لوگ گروہ |
| یقوم علیه احد ھو امامکم | گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلاۃ |
| حیاً و میتاً فکان یدخل الناس | کرتے کوئی اُن کا امام نہ تھا علی کرم اللہ |
| وصلاً رسلا فیصلون علیه صفا | وجہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے |
| صفا لیس لهم امام ویکبرون | سامنے عرض کرتے تھے سلام حضور پر اے |
| وعلی قائم بحیال رسول الله | نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں |
| صلے الله علیه وسلم یقول السلام | الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہنچا دیا |
| علیکم ایها النبی ورحمة الله | جو کچھ انکی طرف اتارا گیا اور ہر بات میں اپنی |
| وبرکاته اللهم انا نشهد ان | امت کی بھلائی چاہی اور راہِ خدا میں جہاد |
| قد بلغ ما انزل الیه ونصح | فرمایا تھا یہانتک کہ اللہ عز وجل نے اپنے |
| لامته وجاهد فی سبیل الله | دین کو غالب کیا اور اللہ کا قول پورا ہوا |
| حتی اعز الیه دینه وتمت | الٰہی تو ہمکو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروں |
| کلمته اللهم فاجعلنا ممن | سے کر اور انکے بعد بھی اُن کے دین پر قائم |
| تبع ما انزل الیه وثبتنا بعده | رکھ اور روزِ قیامت ہمیں اُن سے ملا۔ |
| واجمع بیننا وبینه فیقول الناس | مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین |
| امین وعلی یصلے علیه حتی صلی | کہتے یہانتک کہ اُن پر مردوں پھر عورتوں |
| علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان | پھر لڑکوں نے صلاۃ کی صلے اللہ علیہ وسلم |

در بھی ظاہر اُس حدیث کا ہے جو ابن سعد و بیہقی نے محمد ابراہیم ہاشمی بدلی سے روایت کی کہ

لما كفن رسول الله صلى الله
عليه وسلم ووضع سريره دخل
ابوبكر وعمر فقالا السلام
عليك ايها النبي ورحمة وبركاته
ومعهما نفر من المهاجرين
والانصار قدر ما يسع البيت
فسلموا كما سلم ابوبكر وعمر و
هما في الصف الاول اللهم
انا نشهد ان قد بلغ ما انزل
اليه ونصح لامته وجاهد في
في سبيل الله حتى اعز الله
دينه وتمت كلمته فاومن
به وحده لا شريك له فاجعلنا
يا ايها الرحمٰن نتبع القول الذي
انزل واجمع بيننا وبينه حتى
نعرفه نها فانه كان بالمومنين
رؤفا رحيما لا نبغي بالايمان
بدلا ولا نشتري به ثمنا ابدا
فيقول الناس آمين آمين

یعنی جب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا صدیق
و فاروق رضی اللہ عنہما نے حاضر ہو کر عرض
کی سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی مہر
اور اس کی افزونیاں اور دونوں حضرات
کے ساتھ تک گروہ مہاجرین اور انصار کا
تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سماجاتا اُن
سب نے بھی یونہیں سلام عرض کیا اور
صدیق و فاروق پہلی صف میں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا
کرتے کہ الٰہی میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ
تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو
پہنچایا اور اسکی خیر خواہی میں رہے،
اور راہِ خدا میں جہاد فرمایا یہانتک کہ اللہ
تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ کی باتیں
پوری ہوئیں میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں
اُسکا کوئی شریک نہیں تو اے معبود ہمارے ہمیں
اُنکی کتاب کے پیرووں میں کر جو اُنکے اوپر اُتری
اور ہمیں اُن سے ملا کہ ہم اُنھیں پہچانیں اور تو

| | |
|---|---|
| ثم یخرجون ویدخل علیہ آخرون حتی صلوا علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان۔ | ہماری پہچان انھیں کرا دے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا لوگ اس دعا پر آمین آمین کہتے پھر باہر جاتے اور آتے یہانتک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلوٰۃ کی۔ |

بزار و حاکم و ابن سعد و ابن منیع و بیہقی اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

| | |
|---|---|
| اذا غسلتمونی کفنتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبرئیل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنودہ من الملائکۃ باجمعھم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی وسلموا تسلیما۔ | جب میرے غسل وکفن سے فارغ ہو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جاؤ سب میں پہلے مجھ پر جبرئیل صلوٰۃ کریں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ پھر گروہ گروہ میرے پاس حاضر ہو کر مجھ پر درود سلام عرض کرتے جاؤ۔ |

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| قال البیھقی تفرد بہ سلام | بیہقی نے کہا اس کے ساتھ سلام طویل |

| | |
|---|---|
| الطویل عبد الملک بن عبد الرحمٰن | عبد الملک بن عبد الرحمٰن متفرد ہوئے، اور |
| وتعقبہ ابن حجر فی المطالب | ابن حجر نے مطالب عالیہ میں تعاقب کیا۔ |
| العالیۃ بان ابن منیع اخرجہ | کہ ابن منیع نے اس کو بطریق سلمہ بن |
| من طریق سلمۃ بن صالح بن | صالح بن عبد الملک نے روایت کیا تو |
| عبد الملک بہ فہذہ متابعۃ | یہ سلام طویل کی متابعت ہے اور اسے |
| لسلام الطویل واخرجہ البزاز | بزار نے دوسرے طریق سے ابن مسعود |
| من وجہہ اخرعن ابن مسعود | رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت |
| رضی اللہ عنہ۔ | کیا۔م۔ |

اس حدیث سے بھی ظاہر کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے جنازہ اقدس کی نسبت اسی قدر تعلیم فرمائی کہ گروہ گروہ حاضر ہوکر درود وسلام پڑھتے جانا شرح مؤطائے امام مالک العلامہ الزرقانی میں بعد ذکر حدیث مذکور امیر المومنین علی ہے:۔

| | |
|---|---|
| ظاھر ھذا ان المراد بالصلاۃ | اس سے ظاہر ہے کہ حضور پر صلوٰۃ سے مراد |
| علیہ صلے اللہ علیہ وسلم | وہی جو علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ |
| ماذھب الیہ جماعۃ ان من | آپ پر نماز جنازہ قطعاً نہیں پڑھی گئی بس |
| خصائصہ انہ لم یصل علیہ صلا | لوگ آتے اور دعا اور تصدیق کرتے تھے، |
| وانما کان الناس ید خلون فید | باجی نے کہا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ ہر شہید |
| عون ویصدقون قال الباجی | سے افضل ہیں اور شہید نماز جنازہ سے |
| ولھذا وجہہ وھوانہ افضل | مستغنی ہے، نبی غسل کے معاملہ میں شہید |

من كل شهيد والشهيد الغنيه
فضله عن الصلاة وانما فارق
الشهيد فى الغسل لانه حذر
من غسله ازالة الدم عنه
وهو مطلوب بقاؤه بطيبه ولانه
عنوان الشهادته فى الاٰخرة
وليس على النبى صلى الله عليه وسلم
ما يكره ازالته عنه فافترقا
انتهى - اے ما افاد الامام ابوالوليد
ثم نقل عنه جوابان المقصود من
الصلوٰة عليه صلے الله عليه وسلم
عود التشريف على المسلمين مع ان
الكامل يقبل زيادة التكميل ثم
اثر عن القاضى عياض تصحيح
ان صلاة كانت هى المعروفة لا
مجرد الدعاء اقول اما الجواب
فلا يمس ما ينحو اليه ابوالوليد فانهٗ
لا يدعى احالته الصلاة المعروفة
عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

سے اس لئے جدا ہے کہ شہید کا خون زائل
ہو جانے کے خطرہ سے اسے غسل دیا نہیں
جاتا ہے کیونکہ یہ اُس خون سمیت اللہ کے
حضور لیجایا جائے گا اور یہ اس کی شہادت
کی نشانی ہے، اور حضورؐ کے جسم اقدس
پر کوئی ایسی چیز نہیں جس کا ازالہ مکروہ ہو
لہٰذا دونوں میں فرق ہوا۔ یہانتک
ابوالولید کا قول ختم ہوا، پھر اُن سے دو
جواب نقل کئے کہ حضورؐ پر صلوٰۃ کا مقصد
مسلمانوں کو شرافت اور عزت کا عطا کرنا
ہے، پھر کامل زیادتی کمال حاصل کرلیتا ہے
پھر قاضی عیاض سے بافادہٗ تصحیح منقول ہے
کہ نماز معروف تھی محض دعا رنہ تھی،
میں کہتا ہوں، اس جواب کو ابوالولید
کے اشارہ سے کچھ تعلق نہیں، کیونکہ
وہ دعوٰی نہیں کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ
علیہ وسلم پر معروف نماز محال ہے اور
اس کی کوئی وجہ نہیں، اُس کا
جواز ثابت کیا جائے اور اس کی توجیہ ذکر

وانها لا وجه لها حتى يثبت جوازها
ويذكر توجيها وانما يقول ان لتركها
وجها ان فع وهو كذالك ولا ينافيه
ان يفعلها ايضا او وجوها ان حصل
علما ان ماذكر المجيب متمش في الشهيد
القيا والكلام على مذهب من يقول
لا يصلى عليه اما قبول الزيادة فبديهي
واما انتفاع المسلمين فكذالك
وقد روى الامام الترمذي محمد
بن علي عن انس رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلے الله عليه وسلم
اوّل تحفة المومنين ان يغفر لمن
صلے عليه ورواه عبد بن حميد
عن ابن عباس رضي الله عنهما
عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ
اوّل مايتحف به المومن اذا دخل قبرهٗ
ان يغفر لمن صلى عليه ورواه عبد
بن حميد والبزار والبيهقي في شعب
الايمان عنه رضي الله عنه عن النبي

کیجائے وہ تو یہ کہتے ہیں کہ نماز کے ترک
کی دو وجہیں ہیں، اسکو دفع کیا گیا ہے اور
وہ ایسا ہی ہے۔ اور اس کے منافی نہیں
کہ وہ اُسے کرے۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں
کہ اس پر نماز نہ پڑھی جائے گی ان
کے مذہب پر کلام یہ کہ زیادتی کا قبول کرنا
تو بدیہی ہے اور مسلمانوں کا نفع بھی
بدیہی ہے، امام ترمذی محمد بن علی نے انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین
کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ جس پر نماز
پڑھی جائے گی اس کی مغفرت کردیجائیگی،
اسے دار قطنی نے افراد میں ابن عباس رض سے
روایت کیا، مرفوعاً، لفظ یہ ہیں، جب
مومن قبر میں داخل ہوگا کہ جس نے اس پر نماز
پڑھی ہے اس کی مغفرت قبر میں داخل ہوگا
کہ عبد بن حمید، اور بزاز اور بیہقی نے
شعب الایمان میں اس نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، لفظ یہ ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ ان اوّل
ما یجازی بہ المومنین بعد موتہ
ان یغفر لجمیع من تبع جنازتہ و
رواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت
والخطیب عن جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بلفظ ان اول تحفۃ المومن
ان یغفر لمن خرج فی جنازۃ وروی
الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ عن
النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا مات
الرجل من اھل الجنۃ یستحی اللہ
عزوجل ان یعذب من حملہ ومن
تبعہ ومن صلے علیہ وروی ابوبکر
بن ابی شیبۃ وابو شیخ ابن حبان فی
کتاب الثواب عن سلمان فارسی رضی
اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
ان اوّل ما یبشر بہ المومنین ان
یقال ابشر ولی اللہ برضاہ والجنۃ
قدمت خیر مقدم قد غفر اللہ

کہ مومن کو مرنے کے بعد سب سے پہلے جو
بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ جتنے لوگ اُسکے
جنازے کے پیچھے چلے ہوں گے سب کی مغفرت
کر دیجائے گی اسے ابن ابی الدنیا نے موت
کے ذکر میں بیان کیا اور خطیب نے جابر بن
عبد اللہ کی روایت سے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے اس لفظ سے روایت کی کہ
مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو
اس کے جنازہ میں نکلے گا اس کی
مغفرت کر دی جائے گی۔ اور اس کو
روایت کیا دیلمی نے مسند فردوس میں
اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
جب کوئی جنتی انتقال کرتا ہے تو اللہ حیا
فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جنہوں
نے اس کو اٹھایا، پیچھے چلے، اور جنھوں نے
اس پر نماز پڑھی، ابوبکر بن ابی شیبہ اور
ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں
سلمان فارسی سے روایت کی (مرفوعاً) کہ مومنین
کو سب سے پہلی بشارت یہ دی جائے گی کہ اے

لمن شيعك واستجاب لمن استغفر
لك وقبل من شهد لك واما تصحيح
عياض فاقول لامتمسك فيه
المخالف المدعى للاجتهاد وكيف
يجوز له ان يقلد عياضا وهو لا
يقلده عياض اعنى الامام مالك
ولا من هو اكبر منه اعنى الامام
الاعظم رضى الله عنهما ثم يحسبنا
فى قبول التصحيح ان نقول نعم
صلى عليه تعالى عليه وسلم صلاة
الجنازة مرة وذلك حين تمت
البيعة على يد الصديق رضى الله
عنه وصحت ولايته اما قبل ذلك
فما كان الناس الا يدعون يصدقون
ثم اذا صلى الصديق لم يصل عليه
احد بعد كما ستذكره الجزم به
عن الامام شمس الائمة السرخسى
رحمة الله تعالى۔

خدا کے ولی تجھے خدا کی خوشنودی کی بشارت
ہو اور جنت کی "خوش آمدید" جنھوں نے
تیری مشایعت کی، اللہ نے ان کی مغفرت
کی اور جنھوں نے تیرے لئے دعائے مغفرت
کی اللہ نے ان کی سُنی، اور جنھوں نے تیرے
لئے گواہی دی ان کی گواہی قبول کی ،
قاضی عیاض کی تصحیح کے بارے میں میں کہتا
ہوں کہ مدعی اجتہاد کیلئے اس میں کوئی دلیل
نہیں ہے، پھر انکے لئے عیاض کی تقلید کیونکر جائز
ہے اور انکی تقلید عیاض نہیں کرتے یعنی امام مالک
کی اور نہ انکی جو انسے بڑے ہیں یعنی امام اعظم رض
پھر ہمیں تصحیح کے قبول کرنے کیلئے صرف اتنا ہی کافی
ہے کہ ہم یہ مان لیں کہ آپ پر ایکمرتبہ نماز جنازہ
پڑھی گئی تھی، اور اسوقت ہو جبکہ ابوبکر رض کے
ہاتھ پر بیعت ہو چکی تھی اور انکی ولایت صحیح
ہو گئی تھی۔ اور اس سے قبل لوگ صرف دعا
کرتے اور تصدیق کرتے تھے۔ پھر جب ابوبکر رض نے نماز پڑھ
لی تو آپکے بعد کسی نے نہ پڑھی جیسے کہ شمس الائمہ
سرخسی کا جزم ہم عنقریب نقل کریں گے۔

ثالثاً یہ ثبوت دینا ہوگا کہ پہلی نماز ولی احق نے خود پڑھی تھی پھر اعادہ کی قطع
نظر اس سے کہ جب نماز اول نہ ولی احق نے آپ پڑھی نہ اس کے اذن سے ہوئی تو
اسے ہمارے نزدیک بھی اعادہ اختیار ہے ان مجتہد صاحب کا وہ حلم واصرار صحیح ٹھہ
خاص اسی صورت کے ثبوت پر موقوف کہ یہاں واقعہ یہی تھا اقول وباللہ التوفیق
زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام مسلمین کے ولی احق واقدم
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ النبی اولی بالمومنین
من انفسھم نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) مومنین کے ان کی جانوں سے زائد حقدار
ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| انا اولی بالمؤمنین من انفسھم | میں مومنین کا زیادہ حقدار ہوں ان کے |
| رواہ احمد والشیخان والنسائی | نفسوں سے۔ اسے احمد، شیخین، نسائی، |
| وابن ماجہ وعن ابی ھریرۃ رضی | ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے |
| اللہ عنہ | سے روایت کیا۔ |

توجو نماز قبل اطلاع حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگ پڑھ لیں پھر اگر
حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اعادہ فرمائیں تو یہ وہی صورت ہے کہ نماز اول
غیر ولی احق نے پڑھی ولی احق اختیار اعادہ رکھتا ہے اسے ان مجتہد صاحب کی صورت
سے کچھ علاقہ نہ ہوگا خصوصاً جب کہ پہلے سے ارشاد فرمایا ہو کہ فلاں مریض جب
انتقال کرے ہمیں خبر دینا کہ آخر یہ ارشاد اسی لئے تھا کہ خود نماز پڑھنے کا قصد تھا
تو اگر اوروں کا پڑھنا ثابت ہو تو صرف نیا اذن ولی نہیں بلکہ خلاف اذن ولی ہوگا
اگرچہ انکا اطلاع نہ دینا بمقتضائے کمال ادب ومحبت ہو جیسا کہ مسکنیہ سوداخاد

مسجد ام محص رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں واقع ہوا موطا امام مالک وغیرہ میں
حدیث ابی امامہ اسعد بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب وہ بیمار
ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واذا ماتت فاذنونی جب
اسکا انتقال ہو مجھے خبر کر دینا اُن کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابۂ کرام رضی اللہ
عنہم نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو جگانا خلاف ادب جانا (ابن ابی شیبہ
کی روایت موصولہ میں حدیث سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہے یہ بھی خوف ہوا کہ
رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور پرنور صلی
اللہ علیہ وسلم کا تشریف لیجانا مناسب نہیں۔ قال فدفنھا یہ خیال کرکے دفن
کردیا۔ صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم آمرکم ان تؤذنونی بھا کیا میں نے
تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی خبر کر دینا۔ عرض کی یا رسول اللہ کرھنا ان
نخرجک لیلا ونوقظک یا رسول اللہ! ہمارے دلوں کو گوارا نہوا رات میں حضور
کو باہر تشریف لانے کی تکلیف دیں اور حضور کو خواب راحت سے جگائیں (حضور
کا خواب بھی تو وحی ہے کیا معلوم اس وقت حضور خواب میں کیا دیکھتے سنتے ہوں)
صحیح بخاری میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے فحقروا شانھا صحیح مسلم
میں اُنہی سے ہے وکانھم صغروا امرھا یعنی یہ خیال کیا کہ وہ کیا اس قابل
تھی کہ اس کے جنازہ کیلئے حضور کو جگا کر اندھیری رات میں باہر لیجائیں۔ سنن ابن
ماجہ میں حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: فلا تفعلوا ادعونی لجنائزکم ایسا نہ کرو تم مجھے اپنے
جنازوں کیلئے بلایا کرو۔ مسند امام احمد میں حدیث زید بن ثابت انصاری رضی اللہ

عنہ سے ہے حضورؐ نے فرمایا :۔

| | |
|---|---|
| فلا تفعلوا الا یموتن فیکم میت | ایسا کبھی نہ کرنا جب تک میں تم میں تشریف |
| ماکنت بین اظہرکم الا اذنتمونی | رکھوں جو شخص مرے مجھے ضرور خبر دینا |
| بہٖ فان صلاتی علیہ رحمۃ | کہ میری نماز اس کے حق میں رحمت ہے |

صلے اللہ علیہ وسلم **اقول** وباللہ التوفیق ابن حبان اپنی صحیح اور حاکم مستدرک میں حضرت یزید بن ثابت انصاری برادر اکبر زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں :۔

| | |
|---|---|
| قال خرجنا مع رسول اللہ صلے | یعنی ہم ہمرکاب اقدس حضور سید عالم |
| اللہ علیہ وسلم فلما وردنا البقیع | صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جب بقیع پر |
| اذا ھو بقبر فسال عنہ فقالوا | پہنچے ایک قبر تازہ نظر آئی حضور پُرنور |
| فلانۃ فعرفھا فقال الا اذنتمونی | صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا لوگوں |
| بھا قالوا کنت قائلا صائما قال فلا | نے عرض کی فلاں عورت حضور نے انھیں |
| تفعلوا الا اماتت منکم میت | پہچانا فرمایا۔ مجھے کیوں نہ خبر کی عرض کی |
| ماکنت بین اظہرکم الا اذنتمونی | حضور دوپہر کو آرام فرماتے تھے اور حضور |
| بہٖ فان صلاتی علیہ رحمۃ | کا روزہ تھا فرمایا تو ایسا نہ کرو جب تم |
| | میں کوئی مسلمان مرے مجھے خبر دیا کرو کہ اُس |
| | پر میرا نماز پڑھنا رحمت ہے۔ |

ظاہر ہے کہ یہ واقعہ حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا کا غیر ہے وہاں یہ تھا کہ اندھیری رات تھی ہمیں گوارا نہوا کہ حضورؐ کو جگائیں یہاں یہ ہے کہ دوپہر کا وقت تھا حضور

آرام میں تھے حضور کو روزہ تھا اور دونوں حدیثوں میں وہی ارشاد اقدس ہے کہ ایسا نہ کرو ہمیں اطلاع دیا کرو اب خواہ یوں ہو کہ ایک واقعہ کے حضار اور تھے اور دوسرے واقعہ کے لوگوں کو اس حکم کی خبر نہ تھی خواہ یوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس امر کو ارشاد محض بنظر رحمت نامہ حضور رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم خیال کیا نہ ایجابی لہٰذا جہاں تکلیف کا خیال ہوا ادب و آرام کو مقدم رکھنا بہرحال ایسے وقائع اُن سب وجوہ مذکورہ کے مورد ہیں ایک بار کے فرمان سے کہ خبر دیا کرو باقی بار کا بعد اطلاع اقدس ہونا ثابت نہیں ہو سکتا کما لایخفی لاجرم طبرانی نے حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ان طلحۃ البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث فیہ الموت فاذنونی بہ وعجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی سالم بن عوف حتی توفی وکان قال لاہلہ لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی ولا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخاف علیہ یہود ان یصاب بسببی فاجز النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اصبح الحدیث

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بن برار رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لائے اور یہ فرما گئے کہ اب ان کا وقت آیا ہے معلوم ہوتا ہے مجھے خبر کر دینا اور تجہیز میں جلدی کرنا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم محلہ بن سالک تک نہ پہنچے تھے کہ اُن کا انتقال ہو گیا اور انھوں نے رات آنے پر اپنے گھر والوں کو وصیت کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا رات کا وقت ہے مجھے یہود سے اندیشہ ہے مبادا حضور کو میرے سبب سے کوئی کلفت پہنچے اُنکے

گھر والوں نے ایسا ہی کیا صبح نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر ہوئی۔

وباللہ التوفیق ثم اقول وباللہ استعین احقیت ولایت سے قطع نظر کر کے یہاں ایک لطیف تر تقریر ہے کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر فائز ہوئی نماز جنازہ شفاعت ہے کما صرحت بہ الاحادیث احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| مامن رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئاً الاشفعھم اللہ فیہ | جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اُس کے حق میں اُن کی شفاعت قبول فرمائے۔ |

احمد و نسائی و مسلم نے ام المومنین و انس بن مالک رضی اللہ عنہما اور ترمذی نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| مامن میت تصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلھم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ | جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہوں ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ |

اور مالک شفاعت صرف حضور شفیع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو کوئی شفاعت کرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت سے کریگا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت شفاعۃ شفاعت مجھے عطا فرمادی گئی رواہ بخاری و مسلم والنسائی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ الی حدیث اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے پانچ ا[...]

چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی تھیں ۔

حضور شافع محشر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر۔

روز قیامت تمام انبیار کا امام اور اُن کا خطیب اور اُن کی شفاعت کا مالک ہوں اور یہ بات کچھ براہِ فخر نہیں فرماتا۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم باسانید صحیحۃ عن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

توجو شفاعت بے اذن والا کوئی کرے وہ فضولی کا تصرف ہے کہ اذن مالک پر موقوف رہیگا۔ مالک اگر جائز کر دے جائز ہو جائیگا اور اگر آپ ابتدائے تصرف کرے تو باطل فان الباتّ اذا طرأ علی موقوف ابطلہ کما نص علیہ الفقہاء فی غیر ما مسالۃ مثلاً عمرو ملکِ زید بے اذن زید بیع کر دے زید خبر پا کر روا رکھے روا ہے اور اگر خود از سرِ نو عقد بیع کرے تو ظاہر ہو گا کہ عقد فضولی پر قناعت نہ کی اب عقد بھی عقد مالک ہو گا نہ عقد فضولی تو صورت مذکورہ میں جس میت پر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم خود نماز پڑھیں یہ اعادہ نماز نہ ہو گا بلکہ نماز اول یہی قرار پانی چاہیے بحمد اللہ تعالیٰ یہی معنی ہیں ہمارے بعض آئمہ کے فرمانے کے کہ نماز جنازہ کا فرض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بے حضور کے پڑھے ساقط ہی نہ ہوتا تھا یعنی حضور خود پڑھیں یا دوسروں کو اذن دیں کما نقل فی العلل وکان یفعلہ اولا فی من مات مدیونا ولم یترک وفاء اور اگر بے اطلاع حضور پرنور لوگ خود پڑھ لیں تو وہ خود پڑھ لیں تو وہ شفاعت بے اذن مالک ہے کافی ومسقط نہیں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے

رایت السیوطی ذکر فی انموذج اللبیب
انہ ذکر بعض الحنفیہ ان فی عہدہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام لایسقط
فرض الجنازۃ الا بصلاتہ فیؤل
الی ان صلاۃ الجنازۃ فی حقہ
فرض عین وفی حق غیرہ فرض
کفایۃ واللہ ولی الھدایۃ اقول
وکیف وقد ثبت ، اذکرنا من امر
الغال المدیون ولم یقل القائل
ان فرض الجنازۃ کان لایسقط
عنہ الا بصلاتہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولواراد ھذا لکان تقیدہ
بعہدہ صلی اللہ علیہ وسلم عبثا
مستغنی عنہ انما المعنی ماقررنا
ان الفرض لم یکن یسقط عن احد
فی عہدہ مالم یصل اویاذن لکونہ
ھو مالک بشفاعۃ صلی اللہ علیہ وسلم

سیوطی نے انموذج اللبیب میں بعض احناف
سے نقل کیا کہ حضور کے عہد مبارک آپ کی
شرط کے بغیر نماز جنازہ کا فرض ساقط ہی
نہ ہوتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ
آپ کے حق میں فرض عین ہے اور دوسروں
کے حق میں فرض کفایہ ہے۔ اور اللہ ہی
ہدایت دینے والا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ
کیسے ممکن ہے؟ حالانکہ ہم نے مقروض کا جو
حال ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوگیا، اور
قائل نے یہ نہیں، کہ فرض جنازہ اس سے حضور
کی نماز کے بغیر ساقط نہیں ہوتا تھا، اور اگر
یہی ارادہ ہوتا تو حضور کے عہد کے ساتھ مقید
کرنا فضول ہوتا، تو معنی وہی ہیں جو ہم نے بیان
کئے کہ حضور کے عہد میں کسی سے فرض جنازہ
اس وقت تک ساقط نہ ہوتا تھا کسی سے
ایک نماز نہ پڑھتے یا اجازت نہ دیتے کیونکہ
آپ ہی شفاعت کے مالک تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

**اقول** بنظر ارشاد مذکور کہ ہمیں خبر دینا اور اطلاع واقع نہیں ہوئی شرع سے
اس کیلئے ایک اور نظیر مل گئی مسجد محلہ میں اہل محلہ جب جماعت صحیحہ غیر مکروہہ باعلان

اذان ادا کر چکیں تو دوسروں کو بے تبدیل جگہ وہاں جماعت کی اجازت نہیں اور اگر پہلی جماعت بے اذان یا با خفائے اذان واقع ہوئی تو انھیں روا ہے کہ اذان بروجہ مسنون دیگر محراب میں جماعت قائم کریں کہ جب وہ جماعت برخلاف حکم سنت تھی تو اب یہ اعادہ جماعت بلکہ یہی جماعت اولیٰ ہے کما بیّناہ فی رسالتنا القطوف الدانیہ لمن احسن الجماعۃ الثانیہ بعینہ یہی وجہ یہاں ہے ان تقریرات نفیسہ سے بحمد اللہ تعالیٰ حدیث سکینہ اور اس کے نظائر کی بحث کا تصفیہ تمام ہوگیا اور نہ صرف ان مجتہد صاحب کے اختراع بلکہ تمسک شافعیہ کا بھی جواب تمام۔

وبہ ظہر ان لو ثبت ان الذین صلوا من قبل ان کانوا ہم المصلین خلف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن فیہ ما یعکر بہ علی شئی من مذہبنا ولا حاجۃ بنا الی الجواب الذی اوردا العلامۃ القسطلانی فی ارشاد الساری وارتضاہ المولی علی القاری فی المرقاۃ وذکرہ الفاضل الزرقانی فی شرح الموطا ان صلاۃ غیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وبہ انحلت بحمد اللہ تعالیٰ عقدۃ استصعبہا المحقق حیث اطلق

اسی سے معلوم ہوا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ جن لوگوں نے پہلی مرتبہ نماز پڑھی تھی وہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والے تھے تو اس سے ہمارے مذہب پر کچھ آنچ نہیں آتی ہے، اور نہ ہمیں اس جواب کی کچھ ضرورت ہے جو علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں دیا ہے اور کہ جیسے ملا علی قاری نے مرقاۃ میں پسند کیا ہے اور زرقانی نے شرح موطا میں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسروں کی نماز، اور اسی سے بحمد اللہ یہ عقدہ حل ہوا جسے محقق نے دشوار سمجھا کہ

فی الفتح واللہ سبحانہٗ ولی التوفیق والفتح والحمد للہ رب العالمین۔
مطلق رکھا، اور سبحانہ توفیق دینے والا ہے اور فتح دینے والا ہے والحمد للہ رب العالمین،

تنبیہ اقول ولایت میت یا بذریعہ وراثت مال ہے ولہٰذا جو وراثت میں مقدم ولایت میں اقدم یا بطور نیابت ولی احق و والی مطلق صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنی خلافتِ امام وسلطنت اسلام بمعنی اول حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم وسلم کا کوئی ولی نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لا نورث ما ترکنا صدقۃ۔
ہمارا کوئی وارث نہو گا ہم جو کچھ چھوڑ ینگے صدقہ ہے۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم والبوداؤد والنسائی عن ابی الصدیق والبوداؤد وعن ام المومنین ونحوہ عن الزبیر واحمد والشیخین وابوداؤد وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔ فاذامت فھوالی اولی الامر من بعدی جب میں انتقال کروں تو میرے ترکہ کا اختیار اُسے ہے جو میرے بعد ولی وامر وخلیفہ ہوگا۔

رہی ولایت خلافت وہ ہنوز کسی کو نہ تھی یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئی اگر یہی مانئے کہ جنازہ اقدس پر نماز ہوئی تو وہ غیر ولی احق تھی ہاں یہ ثابت کیا جائے کہ صدیق نے بعد خلافت نماز ادا کی اور پھر اعادہ کی گئی مگر حاشا اس کا ثبوت کہاں الحمد للہ اس تقریر کے بعد فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے مبسوط امام شمس الائمہ سرخسی سے پایا کہ بعینہ اسی جواب کی طرف اشارہ فرمایا

منحۃ الخالق میں مبسوط سے ہے:۔

لا تعاد صلاۃ علی المیت الا ان یکون الولی ھو الذی حضرہ فان الحق لہ ولیس لغیرہ ولایۃ اسقاط حقہ وھو تاویل فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھکذا فعل الصحابۃ رضی اللہ عنھم فان ابابکر رضی اللہ عنہ کان مشغولا بتسویۃ الامور وتسکین الفتنۃ فکانوا یصلون علیہ قبل حضورہ وکان الحق لہ لانہ ھو الخلیفۃ فلما فرغ صلی علیہ ثم لم یصل احد بعدہ علیہ اقول بما قررنا ظھر لک سقوط ما دفع ھھنا فی المنحۃ فافھم وللہ المنۃ

میت کی نماز دھرائی نہ جائے مگر یہ کہ ولی آجائے کیونکہ حق اسیکا ہے اور دوسرں کو اس کے حق کے ساتھ کرنے کا کچھ اختیار نہیں ہوتا یہی تاویل حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کے فعل کی ہے، کیونکہ ابوبکر معاملات کی درستگی اور فتنہ فروع کرنے میں مصروف تھے، لہٰذا لوگ، آپ کی آمد سے قبل نماز پڑھتے تھے اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے حق آپ ہی کو تھا جب آپنے فارغ ہونے کے بعد نماز ادا کرلی تو اس کے بعد کسی نے آپ پر نماز نہ پڑھی، میں کہتا ہوں کہ ہماری تقریر سے منحہ میں جو ذکر ہوا وہ ساقط ہوا۔ فافہم وللہ المنہ۔

رابعاً ثبوت ہو کہ دوبارہ نماز پڑھنے والے خود وہی لوگ ہیں جو اول پڑھ چکے تھے کہ نئے لوگوں کا پڑھنا اگرچہ ولی حق کے خلافیہ حنفیہ وشافعیہ ہو ان مجتہد صاحب کے مذہب وفتوی کا مصحح نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے تو پڑھ چکنے والوں کو

دوبارہ پڑھوائی ۔ خامسًا ہر تقدیر پر ضرور ہے کہ جو حدیث ہو صحیح فقہی ہو مجرد صحت حدیثی اثبات حکم کے لیے بس نہیں ہوتی ۔ مجتہد صاحب اگر علم رکھتے ہوں گے صحت حدیثی وصحت فقہی کا فرق جانتے ہونگے ورنہ فقیر کا رسالہ الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی ملقب بہ لقب تاریخی اعز النکات بجواب سوالِ ارکات جس کا سوال مقام ارکات سے آیا اور اس کے جواب میں لکھا گیا تھا ملاحظہ فرمائیں نہ مثل حدیث تعدد الصلاۃ علی سید حمزہ رضی اللہ عنہ کہ اولاً حدیث صحیح بخاری شریف کے صریح خلاف جنمیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری شاہد ومشاہد مشہد اُحد رضی اللہ عنہ سے مروی

اُمر بدفنہم بدمائہم ولم یغسلوا ولم یصل علیہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن شہدائے کرام کو ویسے ہی خون آلود دفن کرنیکا حکم فرمایا انھیں نہ غسل دیا نہ انکی نماز ہوئی۔

ورواہ ایضاً احمد بسند جید والترمذی وصححہ النسائی وابن ماجہ مجتہدین زمانہ کے مسلک بالکل خلاف ہے کہ حدیث صحیح بخاری کے رد کیلئے ادھر اُدھر کی روایت پر عمل حلال جانیں ثانیاً اُس کی خود حالت یہ کہ اس کی کوئی سند مسند مقال سے خالی نہیں اور متن بشدت مضطرب اگر اس کی تفصیل کیجیے ایک رسالہ مستقل ہوتا ہے مجتہد صاحب کو ضرورت ہوئی تو بعونہ تعالیٰ تسکین کافی کیجائے گی وباللہ التوفیق لاجرم ان مجتہدین تازہ کے بزرگوار ابن تیمیہ کے جد المجد ابن تیمیہ نے منتقی میں کہا قد رویت الصلاۃ علیہم باسانید لاتثبت ہاں ایک تو مرسل ابوداود نے مراسیل میں بسند ثقات ابو مالک غفاری تابعی

سے روایت کیا:۔

| | |
|---|---|
| ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی علی قتلیٰ احد عشرۃ عشرۃ فی کل عشرۃ حمزۃ رضی اللہ عنہ حتی صلے علیہ سبعین صلوٰۃ | رسول اللہ علیہ وسلم نے احد کے مقتولین پر دس دس کرکے نماز پڑھی ہر دس میں حمزہ تھے حتی کہ ان پر ستر مرتبہ نماز پڑھی۔ |

یہ ایک تو مرسل اور مرسل ان صاحبوں کے نزدیک مہمل اور دوسرے فی نفسہ مشکل شہدائے اُحد رضی اللہ عنہم ستر تھے جب دس دس پر نماز ہوئی سات نمازیں ہونگی نہ ستر کیونکر تھم اقول وباللہ التوفیق بعد تسلیم صحت حدیث غایت درجہ جو ثابت ہوگا اور اس قدر کہ شہدا پر نعشیں بدل بدل کر نمازیں سوا کیں اور نعش مبارک سید الشہدا رضی اللہ عنہم بدستور رکھی رہی مجرد نہ اٹھایا جانا مستلزم اعادہ صلوٰۃ نہیں کہ یہ امر نیت حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پر موقوف اور نیت غیبت ہے اور غیب پر اطلاع نہیں ممکن کہ اُنکی نعش ہر بار کے برکات نازلہ میں شمول کے لئے رکھی گئی ہو ظاہر ہے کہ ایسی جگہ روایت کا منبع صرف صورت ظاہرہ تک ہے نہ معنی باطن تک اور مطلب مستدل کا ثبوت اُسی معنی باطن پر موقوف اور اُس پر دلیل نہیں تو استدلال راساً (بالکل) ساقط ہاں اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زبان مبارک سے ایسا بیان فرماتے تو احتجاج صحیح تھا واذ الیس فلیس سادساً ذرا یہ بھی ملحوظ رہے کہ وہ محل محتمل اختصاص نہ ہو خصوصاً جہاں خصوص پر قرینہ قریبہ قائم ہو جیسے حدیث خادمہ مسجد رضی اللہ عنہا وغیرہا جنکی قبر پر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر وجہ خود ارشاد فرمائی ان ھٰذہ القبور علی اھلھا ظلمۃ وانی

النورها بصلاتی علیھم بے شک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر اندھیری سے بھری ہیں اور بے شک میں اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں صلی اللہ علیہ وسلم قدنورہ وجمالہ وجودہ ونوالہ علیہ وعلیٰ آلہ اجمعین رواہ مسلم وابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ واصل الحدیث متفق علیہ۔

زید بن ثابت ویزید بن ثابت رضی اللہ عنہما کی حدیثوں سے گزرا کہ بے میری اطلاع کے دفن نہ کر دیا کرو۔ کہ میری نماز اُسکے حق میں رحمت ہے **اقول** خود نظر ایمانی گواہ ہے کہ کروڑوں صلحا واتقیا کسی جنازہ کی نماز پڑھیں مگر وہ بات کہاں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے میں ہے وہ برکات وہ درجات وہ مثوبات دوسرے کی نماز سے حاصل ہو ہی نہیں سکتیں، اور حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم بہ نص قطعی قرآن عظیم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم ہیں کہ ہر مسلمان کی کلفت اُن پر گراں ایک امتی کی بھلائی پر حریص ہر مومن پر نہایت نرم دل مہربان وہ کیونکر گوارا فرمائیں کہ دنیا میں اُن کے تشریف رکھتے ہوئے مسلمان سخت منزل کا سفر کرے اُنکی رحمت اُنکی برکت کا توشہ اُس کے ساتھ نہ اوروں کی نماز اُن کی نماز سے کیا مانع ہو سکتی ہے تو اس فعل کا وجہ خاص ہی سے ہے پیدا ہونا ظاہر ولامع وزید وعمر کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر قیاس باطل وضائع شرح مؤطائے امام مالک میں ہے

| | |
|---|---|
| والدلیل علی الخصوصیۃ مازاد مسلم (فذکرہ قال) وھذا لا یتحقق فی غیرہ صلے اللہ علیہ وسلم | اور خصوصیت پر دلیل وہ ہے جو مسلم نے ذکر کی ہے کہ اسکا تحقق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر میں نہیں، |

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں علامہ ابن مالک سے ہے

| | |
|---|---|
| صلاۃ صلی اللہ علیہ وسلم کانت تنویر القبور وذالا یوجد فی صلاۃ غیرہ | حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز قبر کو منور کرنے کے لئے تھی اور یہ چیز دوسرں میں متحقق نہیں ۔ |

اقول اس سے زائد محل خصوص خصوص واقعہ سید اہل خصائص ہے صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تو ان معاملات میں بہت باتیں خصوصیات سے واقع ہوئیں نعش مبارک کا مقابر کی طرف نہ لیجانا جہاں روح اقدس نے رفیق اعلیٰ کی طرف عروج فرمایا۔ خاص اُس جگہ دفن ہونا نہلانے میں قمیص مقدس بدن اقدس سے جُدا نہ کیا جانا سب صحابہ کے مشرف ہولینے کیلئے جنازہ مبارک کا پونے دو دن رکھا رہنا جنازہ اقدس پر کسی کی امامت روا نہونا انہیں خصوصیات میں یہ بھی ہے خصوصاً جب کہ حدیث میں وارد ہے کہ یہ صورت حسبِ وصیت اقدس واقع ہوئی کما قدمنا من حدیث عبد اللہ رضی اللہ عنہ جنازۂ مسلمان کا حق مسلمان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

| | |
|---|---|
| حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادۃ المریض واتباع الجنازۃ واجابۃ الدعوۃ وتشمیت العاطس رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ۔ | ایک مسلمان کے حق دوسرے پر پانچ ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت، جنازہ کے پیچھے جانا، دعوت کا قبول کرنا، اور چھینکنے والے کو جواب دینا، اسے شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا۔ |

عام مومنین کا حق ایسا ہونا آسان کے حضار سے بعض نے ادا کر دیا ادا ہو گیا

مولائے نعمت ہر دوجہان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حق عظیم کہ بعد حضرت حق عزوجل اعظم حقوق ہے کہ تمام حضار پر لازم عین ہوگیا مستبعد نہیں معہذا اعظم مقاصد مہمہ سے ہر مسلمان حاضر کا بالذات اس شرف اجل واعظم سے مشرف ہوتا ہے ہم اوپر متعدد احادیث بیان کر چکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بندۂ مقبول کو بعد وفات پہلا تحفہ جو بارگاہِ عزت سے ملا ہے یہ ہے جتنے لوگ اسکے جنازہ کی نماز پڑھتے ہیں، اللہ عزوجل سب کی مغفرت فرمادیتا ہے نہ کہ نبی کا جنازہ نہ کہ سید الانبیاء علیہم افضل الصلوۃ والثنا کا اسکے فضل کی مقدار کون قیاس کر سکتا ہے۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ مسلمانان کیلئے خیر محض ونفع خاص لیکر آئی ہے نہ کہ معاذ اللہ انھیں ایسے فضل عظیم سے محروم کرنا تو حکمت شرعیہ اسی کی مقتضی تھی کہ یہاں اجازتِ عامہ دیجائے حجرۂ اقدس میں جگہ کتنی اور حضار تیس ہزار کما ورد فی حدیث اب اگر یہ حکم ہوتا کہ اول بار جو پڑھ لیں پڑھ لیں تو ایک تو ہزارہا صحابہ کی محرومی دوسرے اس پر تنافس شدید (سخت تنگ ودو) واقع ہوتا مظنون بلکہ یقینی جب معلوم ہوتا کہ یہاں بھی مثل تمام جنائز ایک ہی بار کی اجازت مل گئی تو ہر ایک یہ چاہتا کہ میں ہی پڑھ لوں لہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم عظیم وجود عمیم مقتضی ہوا کہ اپنے معاملہ میں خود فوج فوج حاضری کی وصیت فرمادی صلی اللہ علیہ وسلم یہی سر جلیل جنازہ اقدس پر امامت نہونے کی تھی ایک حکمت نفیسہ ہے تاکہ تمام حضار بالذات بلاواسطہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوں امام اجل سہیلی یہاں امامت نہونے کیوجہ فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| اخبر اللہ انہ وملئکتہ یصلون علیہ صلے | اللہ عزوجل نے خبر دی کہ وہ اور اسکے سب فرشتے |
| اللہ علیہ وسلم وامر کل واحد من | محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ہر |
| المومنین ان یصلے علیہ فوجب علی کل | مسلمان کو حکم فرمایا کہ ان پر درود بھیجے صلی اللہ |

واحد ایما اس الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پر واجب ہوا کہ محبوب علیہ وسلم بعد موتہ من ھذا القبیل صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے درود بھیجے کہ بلا واسطہ دیگرے اس شخص پر واجب ہوا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے اللہم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ وصحبہ وامتہ اجمعین آمین اور محبوب صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد وصال شریف صلاۃ بھی اسی قبیل سے ہے۔ یعنی اسکا بھی بے وساطت احدی ہونا چاہیے حالانکہ فی شرح المؤطا بالجملہ یہ محل اعلیٰ مواطن خصوص سے ہے۔ لاجرم علامہ سید ابوالسعود محمد الزہری نے حواشی کنز میں فرمایا تکرار الصلاۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کان مخصوصاً بہ حضور کے جنازہ کی نماز کا تکرار آپکے ساتھ مخصوص تھا۔

سابعاً پھر تنبیہ کیجاتی ہے کہ مجتہد صاحب اپنے مذہب کی فکر کریں، وہ واقعہ جو انکے مسلک مذکورہ کا رد ہو مثلاً مہینہ بھر بعد نماز پڑھنا کما علے ام سعدٍ یا مہینوں برسوں پیچھے کما علے اھل البقیع یا آٹھ برس گزرے کما علے اھل اُحد علاوہ اور جوابوں کے خود انکا رد ہوگا نہ انکی سند کہ یہاں ان سے مطالبہ اپنے ادعا ثابت کرنے کا ہے دانی لہ ذالک اللہ الھادی الی اقوم المسالک۔ الحمد للہ ان چند جمل نفیسہ مجملہ مختصرہ نے صرف مجتہدین زمانہ کی آنکھ کان نہ کھولی بلکہ بحمداللہ تعالیٰ بنظر انصاف دیکھئے تو مسئلہ کا فیصلہ بحث کا تصفیہ کاملہ کر دیا وللہ الحمد اب بتوفیق اللہ تعالیٰ بعضے نکات وتمسکات کہ اس مسئلہ میں فیض قدیر سے قلب فقیر پر قابض ہوئے ذکر کرکے کلام ختم کروں جو بعونہ تعالیٰ اصل مسئلہ اعنے ممانعت تکرار نماز جنازہ میں تائید مذہب خفیف کریں یا مسلک طرید مجتہد جدید کا ابطال کلی خواہ ابطال کلیت فاقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری

التحقیق اولاً نماز جنازہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں میت کی شفاعت ہے، کما قدمنا عن الاحادیث اور اللہ عزوجل فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہٗ الا باذنہ کون ہے جو اللہ عزوجل فرماتا ہے مگر اس کے اذن سے اور اذن اللہ عزوجل کا قرآن عظیم سے ثابت ہو یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن قولی یا فعلی یا تقریری سے اور صورت مذکورہ کا اذن کہیں ثابت نہیں ومن ادعی فعلیہ البیان لاجرم ان مجتہد صاحب نے بے ثبوت اذن الٰہی بارگاہ عزت میں شفاعت پر جرأت و بے باکی اور اپنے ساتھ اور مسلمان کو بھی اس بلا میں ڈالا من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منھا سے حصہ لیا دیا وھذا دلیل ان استقصے ادی الی اثبات المذھب باذنہ صریحۃ وبقی قول کل من خالف تعلیک تباسطیث الصریحۃ ثانیاً مسند امام اس کو اس میں سے حصہ ملیگا، اس دلیل کا اگر استقصار کیا جائے تو اس سے مذہب صراحۃً ثابت ہوتا ہے اور مخالفین کا قول باقی موجود رہا۔ ثانیاً مسند امام احمد وسنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لا تصلوا صلاۃ فی یوم مرتین — کوئی نماز ایک دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو۔

نیز حدیث میں ہے لا یصلی بعدہٗ صلاۃ مثلھا کسی نماز کے بعد اس کی مثل نہ پڑھی جائے رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ من قولہ وظاھر کلام الامام محمد انہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الامام ابن الھمام و محمد اعلم بذالک منا اقول یہ حدیثیں بھی نفی تکرار پر صریح دال ہیں حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں فی یوم کی قید اس لفظ سے کہ مثلاً ظہر کی نماز دو

ی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی کل کی ظہر اور آج کی اور اُن کا سبب وقت ہے جب
قت دوبارہ آیا دوبارہ آئے مگر ایک ہی سبب یعنے ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی
نماز جنازہ کا سبب ہے جب میت مکرر ہو نماز مکرر ہوگی۔ مگر ایک ہی میت پر
مکرر نہیں ہو سکتی ثالثاً ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم نے روایت کی
عن صالح مولی التوامة عن عمن ادرك ابابكر و عمر رضی اللہ عنہما
کانوا اذا تضائق بھم المصلی انصرفوا ولم یصلوا علی الجنازة فی المسجد
یعنی ابوبکر صدیق و عمر فاروق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت کریمہ تھی کہ جب
نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اُس میں گنجائش نہ پاتے واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں
نہ پڑھتے **اقول** نماز جنازہ کے جو فضائل جلیلہ صدیق و فاروق و صحابہ رضی اللہ
عنہم پر مخفی نہ تھے نہ اُن سے توقع کہ ایسے جلیل کیلئے تشریف بھی لائیں اور پھر باد صف
قدرت اُسے چھوڑ کر چلے جائیں اگر نماز جنازہ دوبارہ جائز ہوتی تو تنگی مصلی کیا حرج
کرتی اور واپس جانے کی کیا وجہ تھی جب پہلے لوگ پڑھ چکتے اسکے بعد دوسری جماعت
کر لیتے رابعاً

عن عبد اللہ بن سلام فاتته الصلاة علی عمر رضی اللہ عنه قال ان سبقت بالصلاة فلم اسبق بالدعاء له

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جنازۂ مبارک پر نماز نہ ملی فرمایا اگر نماز ہو چکی میرے آنے سے پہلے تو دعا کی تو بندش نہیں میں انکے لئے دعا کرونگا۔

ذکرہ السید الازہری فی فتح اللہ المعین وقد کان ھذا الحدیث

فی ذکری والا ستناد بہ فی خاطر حتے رایت الازہری تمسک بہ فالمنتہ للہ ولم یحضرنی الان من غیرہ اسے ازہری نے فتح اللہ المعین میں ذکر کیا، ویسے یہ حدیث مجھے یاد تھی اور مجھے خیال تھا کہ میں اس سے استناد کروں، پھر میں نے دیکھا کہ کہ خود ازہری نے بھی اس سے استدلال کیا ہے چنانچہ میں نے استدلال کیا، ازہری کے سوا کسی اور سے اس وقت یہ حدیث مجھے یاد نہیں ۔ **خامساً** شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں:۔

در بعض احادیث آمدہ کہ روز دیگر ابوبکر و عمر فاروق و دیگر اصحاب کہ بخانہ علی مرتضی بجہت تعزیت آمدند شکایت کردند کہ چرا مارا خبر نہ کردی تا شرف حضور می یافتیم، علی مرتضی گفت فاطمہ رضی اللہ عنہا وصیت کردہ بود کہ چوں از دنیا بروم مرا بشب دفن کنی تا چشم نامحرم بر جنازہ من نیفتد پس بموجب وصیت وے عمل کردم این است روایت مشہور۔

بعض روایت میں ہے کہ دوسرے دن ابوبکر وعمر اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم علی مرتضیٰ کے مکان پر تعزیت کو آئے تو شکایت کی کہ ہمیں خبر کیوں نہ کی کہ حاضری کا شرف حاصل کرتے علی مرتضیٰ نے کہا فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ جب دنیا سے رخصت ہوں تو رات میں دفن کرنا کہ کہیں غیر محرم کی نگاہ میرے جنازہ پر نہ پڑے، تو ان کی وصیت کے مطابق میں نے عمل کیا۔ یہ روایت مشہور ہے۔

**اقول** ان روایات سے بھی روشن کہ صدیق و فاروق و عبیداللہ بن سلام و دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم دوبارہ جنازہ کی نماز ناجائز جانتے تھے ورنہ فوت ہونا کیا معنی اور شکایت و افسوس کا کیا محل۔ **سادساً** ابوبکر بن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور

ابن عدی کامل میں بروایت ابن عباس حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی وھذا حدیث الطحاوی بطریق عمر بن ایوب الموصلی عن المغیرۃ بن زیاد ابن عطاء عن عباس رضی اللہ عنہما فی الرجل تفجؤہ الجنازۃ وھو علی غیر وضوء قال یتیمم ویصلے علیہا یعنی جس شخص کے پاس ناگاہ جنازہ آجائے اور اُسے وضو نہ ہو وہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ کی روایت ہے حدثنا عمر بن ایوب الموصلی عن مغیرۃ بن زیاد عن عطاء عن ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصلّ جب تجھے نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کرکے پڑھ لے۔ ابن عدی کی روایت یوں ہے عن معاذ بن بن عمران عن مغیرۃ بن زیادۃ عن عطاء عن ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا فجئتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب ناگہاں تیرے سامنے جنازہ آجائے اور تجھے وضو نہ ہو تو تیمم کرلے قال ابن عدی ھذا مرفوعاً غیر محفوظ والحدیث موقوف علی ابن عباس۔ ابن عدی نے کہا کہ یہ مرفوعاً غیر محفوظ ہے اور حدیث ابن عباس پر موقوف ہے۔ دار قطنی و بیہقی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی انہ اتی الجنازۃ وھو غیر وضو فتیمم وصلی علیہا اُنکے پاس ایک جنازہ آیا اُسوقت وضو نہ تھا تیمم کرکے نماز میں شریک ہوگئے۔ اسی کی مثل ابن ابی شیبہ و امام طحاوی نے باسانید کثیرہ امام حسن بصری و امام ابراہیم نخعی سے اور ابوبکر نے عکرمہ تلمیذ ابن عباس اور طحاوی نے عطاء بن ابی رباح و عامر بن شہاب زہری و حکم سات آئمہ تابعین سے روایت کی اگر نماز جنازہ کی تکرار روا ہوتی موقوف کے کیا معنی تھے اور

اس کیلئے تندرست کو پانی موجود ہوتے ہوئے تیمم کیونکر جائز ہوا حالانکہ رب جل وعلیٰ فرماتا ہے فلم تجدوا ماء اور تم پانی نہ پاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرماتے ہیں لا یقبل اللہ صلاۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضاء اخرجہ الشیخان وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اللہ کسی بے وضو کی نماز قبول نہ کریگا جبکہ وہ وضو نہ کرے۔ اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقبل الصلاۃ بغیر طھور ولا صدقۃ عن غلول اخرجہ عنہ مسلم والترمذی وابن ماجہ نماز بلا طہارت اور صدقہ خیانت سے قبول نہیں ہوتا۔ اِسے اسنے مسلم ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ سابعاً نماز جنازہ میں تعجیل شرعاً نہایت درجہ مطلوب صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسرعوا بالجنازۃ جنازہ میں جلدی کرو۔ امام احمد والترمذی وابن ماجہ وحاکم وابن حبان وغیرہم امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| ثلاث لا توخروھن الصلاۃ اذا آنت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت کفوء | تین چیزوں میں دیر نہ کرو نماز جب اُسکا وقت آجائے اور جنازہ جس وقت حاضر ہو اور زن بے شوہر جب اُس کا کفو ملے۔ |

سنن ابی داؤد میں حصین بن وحوح انصاری رض سے مروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

| | |
|---|---|
| عجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان یحبس بین ظھری اھلہ | جلدی کرو کہ مسلمان کے مردے کو روکنا نہ چاہیے۔ |

طبرانی بسند حسن عبداللہ بن عمر رض سے راوی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا

اذامات احدکم فلا تحبسوہ — جب تم میں کوئی مرے تو اُسے نہ روکو اور

واسرعوا بہ الی قبرہ — جلد دفن کو لے جاؤ۔

والہذا علمار فرماتے ہیں اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو جائے جماعت کثیر کے انتظار
میں دیر نہ کریں پہلے ہی دفن کر دیں اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہیئے کہ آجکل عوام
میں اسکا خلاف رائج ہے جنھیں کچھ سمجھ ہے تو اسے جماعت کثیر کے انتظار میں روکے رکھتے
ہیں اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے میت بھی جمعہ کی نماز
میں شریک ہو جائے کوئی کہتا ہے کہ نماز کے بعد دفن کرینگے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا
یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں در مختار میں ہے بیسرع فی جنازۃ تنویر
الابصار میں ہے وکرہ تاخیر صلاتہ ودفنہ لیصلے علیہ جمیع عظیم
بعد صلاۃ الجمعۃ نیز جنازے پر تکثیر جماعت شرعاً بہت محبوب کہ اس میں میت
محتاج کی اعانت جسیم اور اُسکے لئے عفو سیات ورفع درجات کی امید عظیم ہے
چالیس نمازیوں اور سو نمازیوں کی تین حدیثیں اوپر گذریں اور احمد اور ابوداؤد و
ترمذی وابن ماجہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مامن مومن یموت فیصلے علیہ امت من المسلمین
یبلغون ان یکونوا ثلثہ صفوفہ الا غفر لہ جس مسلمان کے جنازے پر مسلمانوں
کا ایک گروہ کہ تین صف کی مقدار کو پہنچتا ہو نماز پڑھے اسکی مغفرت ہو جائے ترمذی
کی روایت میں ہے من صلی علیہ ثلثہ صفوف اوجب جس پر تین صفیں نماز پڑھیں
اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن میت یصلے علیہ امتہ من الناس الاشفعوا

فیہ- جس مُردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اُس کے حق میں قبول ہو- راوی حدیث ابو المیسح نے کہا گروہ چالیس آدمی ہیں طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من رجل یصلی علیہ مائۃ الا غفرلہ- جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اُسکی مغفرت فرمائے لہٰذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کیلئے عظیم و اعظم افضال الٰہیہ کے وعدے دئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہوں گے اپنے فائدے کیلئے دوڑیں گے۔ اس بارے میں چھ حدیثیں اوپر گزریں صحاح ستہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| من شهد الجنازة حتے یصلے علیها | جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اُسکے |
| فله قیراط ومن شهدها حتے تدفن | لئے ایک دانگ ثواب ہے اور دفن تک حاضر |
| فله قیراطان والقیراطان قال مثل | رہے تو دو دانگ جیسے بڑے دو پہاڑ اُن میں |
| الجبلین العظیمین المسلم اصغرهما مثل احد | کا چھوٹا کوہ احد کے برابر |

اسکی مثل مسلم و ابن ماجہ نے حضرت ثوبان و امام احمد نے بسند صحیح قیراط نماز کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی طبرانی معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اتبع جنازۃ حتی یفقی دفنها کتب له ثلثة قراریط القیراط منها اعظم من جبل احد جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اُس کے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے- ہر قیراط کوہ اُحد سے بڑا- بزاز کے یہاں حدیث موقوف ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے جو کسی جنازے میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اسکے لئے ایک قیراط ہے

پھر اگر جنازہ کے ساتھ چلے، تو ایک قیراط اور ملے اور نماز پر تیسرا اور دفن تک چوتھا قیراط پائے۔ ابن[۱۲] ماجہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی

| | |
|---|---|
| من غسل میتا وکفنہ وحنط | جو کسی میت کو نہلائے کفن پہنائے خوشبو |
| وحملہ وصلے علیہ ولم یفش | لگائے جنازہ اٹھائے نماز پڑھے اور جو ناقص |
| علیہ ما رای خرج من خطیتہ | بات نظر آئے اُسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا |
| مثل ما ولدتہ امہ | پاک ہو جائے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا |

اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف وکسل کی گھاٹی میں پڑینگے کہیں گے جلدی کیا ہے اگر ایک نماز ہو چکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے کہ اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے اور جلدی کیجیے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہو چکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے جاتے رہیں گے تو خواہی نخواہی جلد کر کے حاضر آئیں گے اور میت کے فائدہ اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائیں گے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائیں گے الحمد للہ کہ ایک ادنیٰ شمہ ہے اُس الٰہی عالم ربانی حاکم کی نظر حقائق نگر کا جو مصداق اعلیٰ عظیم بشارت والا اُس حدیث صحیح کا ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

| | |
|---|---|
| لو کان العلم معلقاً بالثریا | اگر علم ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس سے |
| تنا ولہ قوم من ابناء فارس | کچھ لوگ اُسے وہاں سے بھی لے آتے۔ |
| رواہ الامام احمد فی المسند | اِسے امام احمد نے مسند میں اور ابو نعیم |

| | |
|---|---|
| والبونعيم فى الحلية عن ابى هريرة والشيرازى فى الالقاب عن قيس بن سعد رضى الله عنهما | نے اسے حلیہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور شیرازی نے القاب میں قیس بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ |

اعنے امام الائمہ سراج الامہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جن کی رائے منیر و پر تنویر بے نظیر تمام مصالح شرعیہ کو محیط و جامع اور مومنین کے لئے اُن کی حیات و موت میں خیر محض و نافع فجزاه الله عن الاسلام والمسلمین کل فرد وقاة وتابعیہ بحسن الاعتقاد کل صبح ومساء آمین یا ارحم الراحمین والحمد لله رب العالمین وصلے الله تعالےٰ علی سیدنا ومولٰنا محمد وآله واصحابه ومجتهدی ملته اجمعین۔ آمین ۵

الحمد للہ کہ یہ مجمل و مختصر عجالہ سلخ رجب کو غرۂ سماوی تمام ہوا۔ اور بلحاظ تاریخ النهی الحاجز عن تكرار صلاة الجنائز ہ نام والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم علماء